Al-'Ulūm Journal of Islamic Studies (AUJIS)
2020, 1(2), 167 -193

پاکستان میں آبی آلودگی کا حل: اسلامی تعلیمات کا تحقیقی جائزہ

The Resolution to Water Pollution in Pakistan: A Research Appraisal of Islamic Teachings

Allah Ditta*[1], Muhammad Amjad (Ph.D) **

*Lecturer, Department of Islamic Studies, FG Degree Collage for Women, Multan Cantt
** Assistant Prof. Department of Islamic Studies, BZU, Multan

Keywords:

Water Pollution, Islamic teachings, Pakistan, Society, Health, Water Crisis

Abstract: *Water Shortage is well-thought-out to be one of the major threats for human life in recent times. One of the major reasons behind this dilemma is water wastage and its pollution. This article is an attempt to highlight the issue of water pollution and its remedies to tackle with this problem in the light of Islamic teachings. Islam, being perfect code of life provides complete guidance in every aspect of life thus it condemned the excessive usage of Water or to pollute it by any means. The main factor behind water pollution is the municipal, industrial, agriculture and household water effluent which is flowed into rivers or streams and makes it impossible to drink and causes serious threats to humans or animals health. This research exposes the relationship between water pollution and water scarcity and describes the simple methods to avoid from water pollution by acting upon the Islamic teachings and to combat water scarcity in Pakistan.*

Ditta, A.and Amjad, M. (2020). The Resolution to Water Pollution in Pakistan: A Research Appraisal of Islamic Teachings. *Al-'Ulūm Journal of Islamic Studies*, 1(2), *167 – 193*

© 2020 AUJIS. All rightsreserved

KAUJIE Classification: H57

JEL Classification: Q50, Q52, Q53

1. Corresponding author email: profabughufran475@gmail.com

C

Content from this work is copyrighted by *Al-'Ulūm* Journal of Islamic Studies, which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited in the form of a proper scientific referencing.

سرزمین پاکستان خداداد نعمتوں سے مالا مال خطہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالی نے اس ملک کو بے شمار دیگر نعمتوں سے نوازا ہے اسی طرح وافر مقدار میں پانی بھی یہاں موجود ہے۔ ہوا کے بعد جس طرح اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہے اسی طرح یہ زمین کا سب سے عام مادہ ہے جو زمین کے 70 فیصد سے زیادہ رقبہ پر محیط ہے۔ یہ سمندروں، دریاؤں، چشموں، جھیلوں اور ہوا میں موجود ہے۔ پانی اس زمین کا ایسا عنصر ہے جو ٹھوس، مائع اور گیس تینوں حالتوں میں ملتا ہے۔ ہر زندہ چیز کا دار مدار پانی پر ہے۔ اسی حقیقت کو اللہ رب العزت نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾[1] (اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا۔)

ہمارے جسم کا تقریباً دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ پانی کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق 1980ء کے مقابلے میں 2000ء میں پانی کی طلب دگنی ہو چکی تھی۔ پانی کے ذخائر کم ہو رہے ہیں اور زرعی و صنعتی ترقی کی بدولت پانی کا استعمال مزید بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پانی کے ضیاع کے بعد جو مسئلہ سب سے اہم ہے وہ آبی آلودگی کا ہے۔ پانی کی آلودگی ہمارے سب سے سنگین ماحولیاتی مسائل میں سے ایک ہے۔

یہ ایک انتہائی اہم اور توجہ طلب بات ہے کہ (Global Climate Change Risk Index 2017) کے مطابق ماحولیاتی آلودگی سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان کا ساتواں نمبر ہے۔ زرعی اور صنعتی فضلہ نہروں اور دریاؤں کو آلودہ کرنے کے ساتھ زیر زمین پانی کو بھی آلودہ کر رہا ہے۔ ان حالات میں ہنگامی بنیادوں پر آبی آلودگی کو روکنے کی ضرورت ہے۔ بہت سی بیماریاں بالخصوص ہیضہ اور ٹائیفائیڈ کا سبب صاف پانی کا استعمال نہ کرنا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا میں ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی پچیس سے تیس فی صد تعداد، آبی آلودگی سے متاثر ہوتی ہے اور شیر خوار بچوں میں سے نصف کی اموات کا سبب بھی آبی آلودگی ہی ہے۔

آبی آلودگی کو روکنے کے بارے میں شریعت اسلامیہ کی تعلیمات بہت واضح ہیں۔ اس مقالے میں آبی آلودگی کے بارے میں شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کو واضح کیا جائے گا اور بتایا جائے گا کہ آبی ذخائر کو آلودہ کرنے کے بارے میں شریعت اسلامیہ نے کیا رویہ اپنایا ہے؟ ان آبی وسائل و ذرائع کو آلودہ کرنے والے کے بارے میں شریعت اسلامیہ میں کیا احکامات بیان کیے گئے ہیں؟ آبی آلودگی اور پانی کے بحران کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ آبی آلودگی پر کنٹرول کی بدولت آبی بحران کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے؟ اس ضمن میں اسلامی تعلیمات کے کردار کی اہمیت کو واضح کر کے نتائج و سفارشات کو بیان کیا جائے گا۔

---

[1] ۔ القرآن ۳۰:۲۱۔

سابقہ علمی کام کا جائزہ

راقم کی معلومات کی حد تک اردو زبان میں موضوع زیر بحث پر کوئی علمی یا تحقیقی کام نہیں ہوا تاہم اس سے ملتے جلتے موضوعات پر بہت سی کتب، مقالہ جات بلکہ ریسرچ آرٹیکل بھی موجود ہیں لیکن براہ راست آبی آلودگی پر کوئی مقالہ، کتاب یا ریسرچ آرٹیکل بھی موجود نہیں ہے۔ سید ہادی رضا تقوی نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا سے **"قانون اسلامی میں ماحولیاتی تحفظ"** کے عنوان سے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ہی محمد مصعب گوہر نے ڈاکٹر احسان اللہ فہد کی زیر نگرانی **"ماحولیات کا اسلامی تصور"** کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھا ہے۔ ڈاکٹر شبیر علی کا ریسرچ پیپر بنام **"ماحولیاتی آلودگی کے اثرات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ"**، ڈاکٹر کریم داد کا ریسرچ پیپر بنام **"ماحولیاتی آلودگی اور اس کا سدباب: سیرت نبوی کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ"**، ڈاکٹر انور ادیب کا مضمون **"ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں"**، سید غلام قادر شاہ کی **صحت مند ماحول اور خواتین**، **مینول برائے ماحولیاتی آگہی** اور وزارت قانون ،انصاف اور انسانی حقوق نے **ماحول کے تحفظ کا قانون اور پاکستان ماحولیاتی تحفظ کا قانون 1997ء** بھی مرتب کیا ہے۔ عربی زبان میں ڈاکٹر احمد بن یوسف الدرویش کی تالیف **"احکام البیئۃ"** جس کا اردو ترجمہ **"آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ: فقہ اسلامی کی روشنی میں"** کے نام سے ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے شائع ہو چکا ہے۔ اس موضوع کے بارے میں اہم اور مفید معلومات مہیا کرتی ہیں۔ اسلامک فقہ اکیڈیمی انڈیا کے زیر اہتمام **"آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام"** کے بارے میں ہونے والی کانفرنس کی روداد **"آبی وسائل: شرعی احکام وضوابط"** کے زیر عنوان شائع ہو چکی ہے۔ ناصر آئی فاروقی کی **"اسلام میں پانی کا انتظام"** جو انگریزی میں لکھی جانے والی کتاب **"Water Management in Islam"** کا اردو ترجمہ ہے۔ اس سلسلے کے اہم مصادر ہیں۔ انگریزی زبان میں براہ راست اس موضوع پر بہت وافر مواد موجود ہے۔ لیکن اختصار کے پیش نظر اس سے صرف نظر کیا جاتا ہے۔

آبی آلودگی کا مفہوم

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا(Encyclopedia of Britannica) میں آبی آلودگی کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے کہ اس سے مراد زیر زمین پانی یا جھیلوں، ندیوں، دریاؤں، آبی گزر گاہوں اور سمندروں میں کیمیائی مادے کا اخراج اس حد تک پہنچ جاتا ہے وہ پانی کے فائدہ مند استعمال یا ماحولیاتی نظام کے قدرتی عمل میں مداخلت کرتا ہے۔ کیمیائی مادوں یا مائیکروجنز جیسے مادوں کی شمولیت کے علاوہ، پانی کے ذخائر میں تابکاری یا حرارت کی شکل میں توانائی کا اخراج بھی پانی کی آلودگی میں داخل ہے۔[2]

- [2] https://www.britannica.com/science/water-pollution (accessed on 30-08-2020 at 2210 hrs).

پانی کی آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب نقصان دہ مادے جو کہ اکثر کیمیائی مادے یا مائکروجنز ہوتے ہیں، ندی، جھیل، سمندر یا پانی کے دیگر ذخائر کو آلودہ کرتے ہیں، پانی کے معیار کو بگاڑتے ہیں اور اسے انسانوں یا ماحولیات کے لئے زہریلا بنا دیتے ہیں۔[3]

آبی آلودگی سے مراد عام طور پر انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں آبی ذخائر کی آلودگی ہے۔ آبی ذخائر میں جھیلیں، دریا، ندیاں، سمندر، پانی اور زمینی پانی وغیرہ سب شامل ہیں۔[4]

آبی آلودگی تب وجود میں آتی ہے جب پانی انسان یا جانوروں کے استعمال کئے گئے مختلف مادوں، فضلات، کیمیائی اجزاء، دھاتوں یا تیل سے آلودہ ہوتا ہے۔[5]

ایک اور مشہور انگریزی کتاب میں آلودگی کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے:

> آلودگی سے مراد کسی ایسی جگہ پر کسی شے کی موجودگی ہے جہاں اس کی ضرورت نہ ہو۔ اس کی مثال خام تیل ہے جس کی اپنی جگہ اہمیت و ضرورت ہے اور آئل ریفائنریز سے صاف ہونے کے بعد یہ روزمرہ ضروریات میں استعمال ہوتا ہے مگر یہ خام تیل اگر پانی میں مل جائے تو یہ ناپسندہ اور غیر ضروری ہے اور یہی عمل آلودگی کہلاتا ہے۔[6]

آبی آلودگی کی ان مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آبی آلودگی سے مراد بالواسطہ یا بلاواسطہ انسانی یا حیوانی اعمال کے نتیجے میں پانی یا اس کے ذخائر میں نقصان دہ مادوں کی شمولیت کے ذریعے پانی کی قدرتی ہیئت وحیثیت کو اس اعتبار سے بدلنا ہے کہ وہ انسانی یا حیوانی اور زرعی یا صنعتی لحاظ سے ضرر رساں ہوں اور ایسے پانی کے استعمال کی بدولت ان شعبوں پر نقصان دہ اثرات مرتب ہوں۔

آبی آلودگی کی اقسام

آبی آلودگی کو بنیادی طور پر درج ذیل تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

واحد ماخذ کی آلودگی (Point-Source Pollution)

3- Melissa Denchak, Water Pollution: Everything You Need to know, retrieved from https://www.nrdc.org/stories/water-pollution-everything-you-need-know (accessed on 30-08-2020 at 2200 hrs).

4 - https://en.wikipedia.org/wiki/Water_pollution (accessed on 30-08-2020 at 2205 hrs).

5 - Thomas M. Keinath, Water included in "The World Book Encyclopedia" v.21 p.137.

6 - Henry Lansford, "Environmental Pollution" included in The New Book of Popular Science (Grolier International Inc.1987) v.2 p.453.

پانی کی آلودگی متعدد مختلف وسائل سے آسکتی ہے۔ اگر آلودگی کسی واحد وسیلہ، جیسے تیل کے پھیلنے سے آتی ہے، تو اسے **Point-Source Pollution** کہتے ہیں۔

کثیر الماخذ آلودگی (Nonpoint-Source Pollution)

اگر آلودگی بہت سے ذرائع سے آتی ہے، تو اسے (Nonpoint-Source Pollution) کہا جاتا ہے۔[7]

سرحدی آلودگی (Transboundary Pollution)

آبی آلودگی کی زیادہ تر اقسام ماخذ کے آس پاس کے قریبی علاقے کو متاثر کرتی ہے۔ بعض اوقات آلودگی منبع سے سیکڑوں میل دور ماحول پر اثر انداز ہو سکتی ہے، جیسے ایٹمی فضلہ، اس کو (Transboundary Pollution) کہتے ہیں۔

ان تین بنیادی اقسام کے علاوہ مندرجہ ذیل اقسام میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے:

1. پلاسٹکی آلودگی (Microplastics)
2. معطل مادوں کی آبی آلودگی[8] (Suspended Matter)
3. کیمیائی آلودگی (Chemical Pollution)
4. حیاتیاتی آلودگی (Microbiological pollution)
5. زمینی پانی کی آلودگی (Surface Water Pollution)
6. زیرزمین پانی کی آلودگی (Groundwater Pollution)
7. غذائیت سے متعلق آبی آلودگی (Nutrient pollution)
8. آکسیجن میں کمی کی آلودگی[9] (Oxygen-Depletion Pollution)
9. تیل کے اخراج سے ہونے والی آلودگی[10] (Oil Spillage)

7- https://www.water-pollution.org.uk/types/ (accessed on 31-08-2020 at 0910 hrs).

8- https://www.water-pollution.org.uk/types/ (accessed on 31-08-2020 at 0910 hrs).

9- https://www.envirotech-online.com/news/water-wastewater/9/breaking-news/what-are-the-different-types-of-water-pollution/51055 (accessed on 31-08-2020 at 0900 hrs).

10. سمندری آلودگی[11] (Ocean water)

آبی آلودگی کے نقصانات

اس آبی آلودگی کے نتیجے میں قدرتی ماحول شدید متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ناقص اور کیمیائی طور پر بغیر صاف کیے گندے پانی کو قدرتی آبی ذخائر میں چھوڑنے سے آبی ماحولیاتی نظام خراب ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ لوگوں کے لئے صحت عامہ کی پریشانیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ وہ یہی آلودہ پانی پینے، نہانے یا آبپاشی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریاں دنیا بھر میں موت اور دیگر امراض کی سب سے بڑی وجہ ہیں۔ آبی آلودگی کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

1. آبی آلودگی ماحولیاتی نظام کو شدید متاثر کر کے اس میں نقصان دہ بگاڑ لاتی ہے۔
2. زرعی ادویات جیسے سپرے اور کھاد وغیرہ کے شامل ہونے سے زیر زمین پانی بھی آلودہ ہو کر نا قابل استعمال ہوتا چلا جا رہا ہے۔
3. آبی آلودگی انسانوں اور جانوروں کی صحت کو شدید متاثر کرتی ہے۔
4. آبی آلودگی کی وجہ سے آبی جانوروں کی صحت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہی حتی کہ ان کا وجود بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔
5. آبی آلودگی کی وجہ سے انسانوں اور جانوروں کی تفریحی سرگرمیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔
6. آلودگی کی وجہ سے جنگلات اور ان کی افزائش متاثر ہوتی ہے۔
7. آلودگی کی وجہ سے جنگلی جانوروں کی زندگی بھی خطرے سے دوچار ہے۔
8. آلودہ پانی کے اخراج کی وجہ سے پانی میں نقصان دہ کیمیائی مادے و نمکیات بڑھ جاتے ہیں اور آکسیجن کی مقدار کم ہو جاتی ہے جو (eutrophication) کا سبب ہے۔
9. آلودگی پانی پر مبنی ماحولیاتی نظام میں زندگی کو تباہ کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں خوراک کی قدرتی زنجیر (Natural Food chain) میں خلل پڑتا ہے۔

10- https://eschooltoday.com/pollution/water-pollution/types-of-water-pollution.html (accessed on 31-08-2020 at 0920 hrs).

11- https://www.nrdc.org/stories/water-pollution-everything-you-need-know (accessed on 31-08-2020 at 0930 hrs).

10. آبی حیات، غیر حیاتیاتی کیڑے مار دوا اور کیمیائی مادوں کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہے۔

11. آبی آلودگی آبی ماحولیاتی نظام کو متاثر کرتی ہے جس کی وجہ سے پانی سے متعلقہ غذائی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔

12. پانی کی (BOD) سطح میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

13. آبی آلودگی ماحولیاتی نظام میں (Host Parasite) میزبان طفیلیوں کے تعلقات میں عدم توازن لاتا ہے، اس سے (Food Chain) غذائی زنجیر متاثر ہوتی ہے۔

14. آبی آلودگی کی وجہ سے زمینی درجہ حرارت بڑھتا چلا جارہا ہے۔

آبی آلودگی اور آبی بحران

آبی آلودگی کی وجہ سے پانی ناقابل استعمال اور زہریلا ہوتا چلا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کا بحران شدت اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔[12] درج ذیل سطور میں آبی آلودگی کے مختلف شعبوں پر اثرات کو واضح کیا جارہا ہے۔

آبی آلودگی کے پینے کے صاف پانی پر اثرات

پوری دنیا میں پانی کی کثیر مقدار موجود ہے، مگر یہ سارا پانی سمندر کی صورت میں موجود ہے جو کہ نمکیات وغیرہ کی زیادتی کی وجہ سے ناقابل استعمال ہے۔ ہماری زمین کا 70 فیصد حصہ انہی سمندروں پر مشتمل ہے۔ صرف تین فیصد پینے کا صاف پانی موجود ہے۔ جس میں سے دو فیصد پانی گلیشیئرز یا برفانی تودوں کی صورت میں موجود ہے، جب کہ بقیہ ایک فیصد کا نصف حصہ پانی زیر زمین پایا جاتا ہے۔ دریا، جھیلیں اور چشمے اس ایک فیصد کے صرف پانچویں حصے کو محیط ہیں جب کہ بقیہ پانی بارش اور بادلوں کی صورت میں فضا میں موجود ہے۔[13] اس زیر زمین پانی کو آبی آلودگی بڑی تیزی کے ساتھ متاثر کرتی چلی جارہی ہے، اور پینے کا پانی نایاب و کم یاب ہوتا چلا جارہا ہے۔ بہت سے علاقوں میں جہاں پہلے میٹھا پانی دستیاب تھا، اب آبی آلودگی کی وجہ سے وہ پانی پینے کے قابل نہیں رہا بلکہ کڑوا اور زہریلا ہو چکا ہے۔ یوں آبی آلودگی کی بدولت پینے کا پانی ختم ہوتا چلا جارہا ہے اور آبی آلودگی پینے کے صاف پانی کے سخت بحران کا سبب بنتی چلی جارہی ہے۔

12- Thomas M. Keinath" Water" included in "The World Book Encyclopedia" 21:137.

13- Ibid.

آبی آلودگی کے گھریلو پانی پر اثرات

آبی آلودگی کی وجہ سے گھریلو استعمال کا پانی بھی شدید متاثر ہوا ہے اور آبی آلودگی کی وجہ سے جو پانی عام طور پر گھروں میں استعمال کیا جاتا ہے، چونکہ زہریلا ہوتا ہے، اس لیے انسانوں میں مختلف بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ جیسے کہ بالوں کا ٹوٹنا، گرنا، وقت سے پہلے بالوں کا سفید ہو جانا اور طرح طرح کی جلدی بیماریاں بھی آبی آلودگی کی وجہ سے پیدا ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ یوں گھریلو استعمال کے لیے بھی صاف پانی کی طلب بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے صاف پانی کا بحران مزید شدت اختیار کر رہا ہے۔

آبی آلودگی کے زرعی شعبے پر اثرات

روئے زمین پر آبی آلودگی کا سب سے بڑا سبب زرعی اور صنعتی شعبہ میں پانی کا بے دریغ استعمال اور مختلف کیمیائی مادوں سپرے کھاد وغیرہ کے ذریعے اسے آلودہ کرنا ہے، لیکن یہ شعبہ بھی آلودہ پانی کے استعمال کو ترجیح نہیں دیتا بلکہ صاف پانی کو استعمال کرنا پسند کرتا ہے۔ مزید یہ کہ جو لوگ زرعی شعبے میں اپنی فصلوں کے لیے گندا پانی استعمال کرتے ہیں وہ زیر زمین پانی کے ذخیرے کو متاثر کرتا ہے اور زیر زمین پانی کی سطح کو بھی زہریلا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے صاف پانی بھی کڑوا اور گندا ہو کر ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔

آبی آلودگی اور صنعتی شعبہ

پوری دنیا میں سب سے زیادہ پانی کا استعمال صنعتی شعبے کے لیے کیا جاتا ہے۔ تمام فیکٹریاں اور کارخانے اپنی مختلف مصنوعات کی تیاری کے لئے صاف پانی کے استعمال کو ہی ترجیح دیتے ہیں، جس کی وجہ سے پانی کی طلب بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جب کہ آلودہ پانی دیگر صاف پانی کے ذخیروں میں ملا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے صاف پانی زہریلا ہو کر ناقابل استعمال ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی قلت کا مسئلہ مزید سنگینی اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔

آبی آلودگی کے دریاؤں اور سمندروں پر اثرات

اس بڑھتی ہوئی آلودگی کی آفت نے پوری دنیا کے سمندروں اور دریاؤں کو بھی آلودہ کر دیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ جب لوگ بلا خوف وخطر دریاؤں کا پانی پینے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ایک ہندو مصنف لکھتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں جب لوگ گنگا کے قریب سے گزرتے تھے تو اپنے برتن اس پانی سے بھر لیتے تھے اور اس پانی کو مختوم رکھتے اور بوقت ضرورت کسی جاں بلب مریض کو پلاتے تو وہ صحت یاب ہو جاتا لیکن آج اگر اسی گنگا کا پانی کوئی صحت مند شخص پی لے تو وہ

بھی بیمار ہو جائے۔[14] یونیورسٹی آف نیو ساؤتھ ویلز سڈنی (UNSW Sydeny) کے ماحولیاتی ماہر ڈاکٹر مارک براؤن نے اپنی ایک تحقیق میں دنیا کے اٹھارہ سمندری ساحلوں (ہندوستان، برطانیہ، سنگاپور سمیت) سے پانی کے نمونے حاصل کیے اور اس نتیجے پر پہنچا کہ ان میں مصنوعی مادوں سے بنائے گئے کپڑوں کی دھلائی کے دوران فی دھلائی ایک ہزار نو سو فائبر پلاسٹک کے ذرات خارج ہوتے ہیں اور یہ سمندر میں جمع ہو رہے ہیں اور یہ باریک ذرات سمندری جانوروں کے گوشت پوست میں جگہ بنا رہے ہیں۔ خشکی پر بھی یہی عمل ہو رہا ہے، پلاسٹک کھانے والے جانوروں میں ہضم ہو کر یہ ذرات ان کے خون اور گوشت میں اکٹھا ہو کر انسانوں کے خوراک کے دائرہ میں شامل ہو کر انسان کو امراض میں مبتلا کر رہے ہیں۔[15]

دین اسلام میں گندگی پھیلانے کو یا فضول خرچی کو ناپسند کیا گیا ہے اور معاملات میں سادگی و اعتدال کو پسند کیا گیا ہے۔[16]

اگر اس بڑھتی ہوئی آبی آلودگی کو نہ روکا گیا تو نہ صرف یہ کہ ہمارے پانی کے ذخائر تباہ ہوتے چلے جائیں گے بلکہ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں کہیں بھی پینے کا صاف پانی موجود نہیں ہو گا۔ اس لیے آبی آلودگی کا تدارک کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

پانی کو آلودگی سے بچانے کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے شریعت مطہرہ میں جو احکامات بیان کیے گئے ہیں وہ بڑے صریح اور واضح ہیں۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾[17]

(کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس نے زمین کے اندر چشمے جاری کر دیئے، پھر وہ اس پانی کے ذریعے مختلف قسم کی کھیتیاں نکالتا ہے، پھر وہ کھیتیاں پک کر سوکھ جاتی ہیں اور تم ان کو زرد دیکھتے ہو، پھر وہ ان کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے، بیشک اس میں ایک سبق ہے عقل والوں کے لیے۔)

یعنی اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آسمان سے پانی نازل کر دینا اللہ رب العزت کی طرف سے عظیم الشان نعمت ہے لیکن اگر اس نعمت کو اللہ رب العزت زمین کے اندر محفوظ کر دینے کا انتظام نہ کرتا تو انسان اسے صرف بارش کے

14- For Details: N. Seshagiri, Pollution, (Delhi: National Book Trust, 2006),3.

15- For Details: Dr. Mark Browne, Accumulations of Microplastic on shorelines worldwide: sources and sinks, Environmental Science & Technology, Vol. 45 Issue.21, 9175-9179, (2011).

16۔ محمد بن اسماعیل البخاری (م: 256ھ)، **الجامع الصحیح** (بیروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)، 8: 98، رقم: 6463۔

17۔ القرآن 39 : 21۔

وقت پر فائدہ اٹھا سکتا یا پھر چند دن تک فائدہ اٹھا سکتا۔ اگر اللہ رب العزت اسے زمین کے اندر محفوظ نہ کرتا تو یہ پانی آلودہ ہو جاتا اور انسانی ضرورتوں میں استعمال نہ ہو سکتا۔ اس لیے خالق کائنات نے انسانیت پر کرم کیا اور اسے زمین کے اندر محفوظ کر دیا جس کی وجہ سے پانی آلودگی سے بچ گیا۔ دوسری آیت میں اللہ رب العزت نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ﴾[18]

(کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کر دیے اور پہاڑوں میں بھی سفید اور سرخ مختلف رنگوں کی دھاریاں ہیں اور گہری سیاہ بھی۔)

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾[19]

(اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے ایذاء دیں جو انہوں نے کیا نہ ہو تو (اس طرح بہتان لگانے والے) انہوں نے صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر رکھا۔)

علامہ قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(مومنوں اور مومنات کو اذیت قبیح افعال اور قبیح اقوال کے ساتھ ہوتی ہے، جس طرح گھڑا ہوا بہتان اور فحش تکذیب۔[20] یعنی یہ اذیت قولاً بھی ہو سکتی ہے اور عملاً بھی دوسرے لفظوں میں پانی کو آلودہ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہتے ہیں کہ سبب نزول خواہ خاص ہو مگر الفاظ عام ہیں۔ ہر وہ شخص جو کسی مسلمان مرد یا عورت کو بے وجہ اذیت پہنچائے، آیت کے حکم میں داخل ہے۔)[21]

---

[18]۔ القرآن 35: 27۔

[19]۔ القرآن 33: 58۔

[20]۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر شمس الدین القرطبي، (م: 671ھ)، الجامع لأحکام القرآن (قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، 1384ھ)، 14:240۔

[21]۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری (لاہور: مکتبہ رشیدیہ، 1412ھ)، 7:382۔

حضرت فضیل کا قول ہے: " جب کسی کتے جیسے جانور کو ایذاء دینا حلال نہیں اسی طرح ناحق خنزیر کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذاء پہنچانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے"۔[22]

مذکورہ باتوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی شکل میں مسلمان کو پریشان کرنا یا تکلیف پہنچانا درست نہیں ہے بلکہ یہ عمل ناجائز و حرام ہے اور اللہ رب العزت کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اب جب پانی جیسی عظیم نعمت کو دیکھا جائے تو یہ کہنا بالکل بجا اور درست ہو گا کہ اگر پانی جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے اگر اس عظیم نعمت کو آلودہ کیا جائے گا تو یہ نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ تمام انسانیت کو کو تکلیف وضرر پہنچانا ہے اور اگر پانی بہت کم ہو گا تو انسانیت کو تباہی کے عمیق گڑھے میں دھکیلنا ہے جس کی اجازت شریعت مطہرہ قطعاً نہیں دیتی لہذا پانی کو آلودگی سے بچانا ہر صورت میں لازم وملزوم ہو گا اور اس کی خلاف ورزی ناجائز و گناہ تصور ہو گی۔ ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾[23]

(جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے اور اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔)

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ اخنس بن شریق اور ثقیف کے درمیان کچھ نزاع تھا اخنس نے ان پر شب خون مارا اور ان کی کھیتیاں جلا ڈالیں اور انکے مویشی ہلاک کر دیئے اور مقاتل نے فرمایا ہے کہ اخنس اپنے ایک مدیون کے پاس تقاضے کے لیے طائف گیا تھا وہاں جا کر اس کی کھیتی جلا دی اور اس کی ایک گدھی تھی اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے۔[24]
عبد بن حمید نے مجاہد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" آیت " وإذا تولى سعى فى الارض " سے مراد ہے کہ وہ زمین پر فساد برپا کرتا ہے " ومہلک الحرث " یعنی زمین کی کھیتی کو تباہ کرتا ہے " والنسل " یعنی انسان اور حیوان ہر چیز کی نسل کو ہلاک کرتا ہے۔[25] علامہ قرطبی

22۔ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفي (م: 710ھ)، مدارك التنزيل وحقائق التأويل (بيروت: دار الكلم الطيب، 1419ھ)، 3:45۔

23۔ القرآن 2:205۔

24۔ قاضی ثناءاللہ، تفسیر مظہری، 1:245۔

25۔ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطي (م: 911ھ)، الدر المنثور (بيروت: دار الفكر، س۔ن)، 1:574۔

کہتے ہیں کہ آیت اپنے عموم کے سبب ہر فساد اور بربادی کو شامل ہے، چاہے وہ زمین میں ہو یا مال میں یا دین میں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی صحیح ہے۔" [26]

یعنی خرابی و بربادی جس طرح کی بھی ہو گی وہ سب اس میں آجائے گی خشکی پر ہو یا تری پر، زمین پر ہو یا سمندر میں، ایسی ہر حرکت فساد فی الارض شمار ہو گی اور ایسا کرنے والا مبغوض و معیوب ہو گا ظاہر سی بات ہے کہ آج پانی آلودہ ہونے کی سے جہاں نا قابل استعمال بنتا جارہا ہے وہیں یہ جانوروں اور انسانوں کے لیے بھی موت کا پیغام بر ثابت ہو رہا ہے جس کی اجازت کسی صورت نہیں دی جاسکتی۔

پانی کو آلودگی سے بچانے کے احکامات حدیث کی روشنی میں

احادیث مبارکہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ پانی کو آلودگی سے بچانے کے احکامات کو بیان کیا گیا ہے یہ احکامات مندرجہ ذیل ہیں۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے شریعت نے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي المَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ"۔[27]

(تم میں سے کوئی اس ٹھہرے ہوئے پانی میں ہر گز پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو کہ پھر اس میں غسل کرے۔)

ممانعت کا حکم وجوبی درجے کا ہے اور نہی برائے تحریم ہے۔ حافظ ابن حجر نے امام قرطبی کے حوالے سے کہا ہے:

" پانی میں پیشاب کرنے کو مطلق طور پر حرام کہنا چاہیے اور اس کی دلیل مشہور فقہی قاعدہ سد ذرائع ہے اس لیے کہ اگر اس سے منع نہ کیا جائے تو یہ عمل پانی کی نجاست کو لازم کردے گا"۔[28]

امام ابن بطال نے مہلب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت کا حکم اصول کی بنیاد پر ہو گا۔ اگر ماء کثیر ہے تو اس صورت میں ممانعت برائے تنزیہہ ہو گی۔ اس لیے کہ پانی اس وقت تک پاک رہتا ہے جب تک کہ اس کے اوصاف میں تبدیلی نہ آئے ہاں اگر ماء قلیل ہے تو نہی برائے وجوب ہو گی۔ اس لئے کہ

---

[26]۔ القرطبی، 16:3۔

[27]۔ بخاری، 57:1، رقم:239۔

[28]۔ ابو الفضل احمد بن علي بن محمد بن احمد ابن حجر العسقلاني (م:852ھ) فتح الباري (بيروت: دار الفكر، س-ن) 348:1۔

پانی کے اندر ایسی نجاست ہے جو اس کے اوصاف کو بدل دے گی۔[29] معلوم ہوا کہ اگر پانی تھوڑا اور غیر جاری ہو تو اس میں استنجا کرنا حرام ہو گا۔ جبکہ ماء کثیر جاری میں بھی پیشاب کرنے کا یہی حکم ہو گا علامہ عینی فرماتے ہیں جہاں تک تھوڑے ٹھہرے ہوئے پانی میں استنجاء کرنے کی بات ہے تو ہمارے فقہائے احناف کی ایک جماعت نے اسے مطلق مکروہ کہا ہے لیکن صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ وہ حرام ہے اور جہاں تک ماء کثیر راکد کا معاملہ ہے تو ہمارے فقہاء نے اس کو بھی مکروہ کہا ہے لیکن اگر وہ حرام کہتے تو بھی صحیح تھا۔[30]

امام نووی کہتے ہیں:

"اکثر محققین اہل علم واصولیین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ نہی حرمت کا تقاضا کرتی ہے"۔[31]

مائے قلیل جاری کے سلسلہ میں بھی علامہ عینی کا وہی نظریہ ہے کہ اس میں استنجا کرنا حرام ہو گا اس لئے کہ مائے قلیل اگرچہ جاری ہو پیشاب اس کو گندا اور نجس بنا کر چھوڑے گا لہذا مائے قلیل جاری میں بھی پیشاب کرنے کی ممانعت ہو گی علامہ عینی کہتے ہیں:

" اگر پانی قلیل و جاری ہو تو اسے ہمارے علما کے ایک گروہ نے مکروہ کہا ہے مگر مختار قول حرام کا ہے کہ یہ اسے گندا اور نجس بنا کر چھوڑے گا"۔[32]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

" ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس میں غسل کرنا دونوں کی ممانعت ہے۔ جیسے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو شخص پاخانہ کے لیے اپنا ستر کھول کر باتیں کرتے ہوئے نہ بیٹھیں کیوں کہ اللہ تعالی اس سے ناخوش ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ سے جو فقط پانی میں پیشاب کرنے اور فقط اس پانی میں غسل کرنے سے نہی مذکور ہے، اس سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ دونوں ہی عمل دو باتوں سے خالی نہ ہوں گے یا تو خود ان کے

29۔ ابو الحسن علي بن خلف بن عبد الملک ابن بطال (م: 449ھ)، **شرح صحيح البخاری لابن بطال** (السعودية- الرياض: مكتبة الرشد، 1423ھ)، 1:352۔

30۔ بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد عینی (م:855ھ)، **عمدة القاري شرح صحيح البخاري** (بيروت: دار احياء التراث العربي، س-ن)، 3:169۔

31۔ ابو زكريا محي الدين يحي بن شرف نووي (م: 676ھ)، **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج** (بيروت: دار احياء التراث العربي، 1392ھ)، 3:188۔

32۔ عینی، نفس مصدر، 3:169۔

ذریعے پانی کے اوصاف میں تغیر آجائے گا یا یہ تغیر کا سبب بنے گا۔ وہ اس طور پر کہ لوگ کسی ایک کو ایسا کرتے ہوئے دیکھیں گے تو وہ خود بھی ایسا کرنے لگیں گے۔ نتیجتاً پانی گندا اور نجس ہو جائے گا اور یہ عمل لاعنین کے مشابہ ہے (راستہ اور درخت کے سایہ میں قضائے حاجت کرنے کی طرح) الا یہ کہ پانی بہت زیادہ جاری ہو لیکن ہر حال میں پانی میں پیشاب کرنے سے بچنا ہی اولیٰ ہے"۔[33]

جنابت کی حالت میں کھڑے پانی میں غسل کرنا

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ» فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: «يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا"[34]

(تم میں سے کوئی فرد بھی جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تو وہ کس طرح غسل کرے گا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس پانی کو لے کر الگ مقام پر جا کر غسل کرے گا۔)

پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا

پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا منع ہے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے:

"إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ"[35] (جب کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنْ الْقَدَحَ إِذَنْ عَنْ فِيكَ- "[36]

33۔ شاہ ولی اللہ دھلوی، 311:1۔

34۔ مسلم بن حجاج، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاَغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ، 236:1، رقم: 97۔

35۔ بخاری، بَابُ النَّهْيِ عَنْ الِاسْتِنْجَاءِ بِاليَمِينِ، 42:1، رقم:153۔

36۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م: 279ھ)، الجامع، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ (مصر: مصطفى البابي الحلبی، 1975ء)، 303:4، رقم:1887۔

(نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک مرتبہ سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا جب تم سانس لو یا پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

"لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ، وَلَا شَرَابٍ، وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ"[37]

(اللہ کے رسول ﷺ کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔)

یہ ممانعت وجوبی نوعیت کی نہیں بلکہ اخلاقی نوعیت کی ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے منہ کو برتن سے الگ کئے بغیر سانس لینا مکروہ ہے۔ برتن سے پانی وغیرہ کو پیتے وقت تین مرتبہ سانس لینا چاہیے اور ہر مرتبہ منہ برتن سے الگ کرے۔ منہ سے جو آدمی سانس لیتا ہے اس کو تنفس کہتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پانی میں پھونک نہیں مارنی چاہیے کیوں کہ انسان کے جسم میں جو بیماریاں ہوتی ہیں ان کے جراثیم سانس کے ذریعے پانی میں منتقل ہو جائیں گے۔[38] علامہ عینی نے بھی اسے نہیں برائے ادب قرار دیا ہے۔[39]

پانی کے برتنوں کو ڈھک کر رکھنے کا حکم

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ جب رات کو تاریکی چھانے لگے تو اپنے بچوں کو (گھروں) سے باہر نہ جانے دو کیوں کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ گل کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے پانی کا برتن بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانک دو اور اگر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو عرضاً کوئی چیز اس پر رکھ دو۔[40]

حضرت ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں:

37۔ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی (م: 273ھ)، **السنن**، بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ (بیروت: دار احیا الکتب العربیۃ، س۔ن)، 2:1094، رقم: 3288۔

38۔ غلام رسول سعیدی، **نعمۃ الباری** (لاہور: فرید بک سٹال اردو بازار، 2013ء)، 1:555۔

39۔ عینی، نفس مصدر، 2:295۔

40۔ بخاری، بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ، 4:123، رقم: 3280۔

میں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نقیع کے مقام سے ایک (شخص) دودھ کا پیالہ لے کر آیا وہ پیالہ ڈھکا ہوا نہیں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس پیالہ کو ڈھانکا کیوں نہیں اگرچہ لکڑی کی ایک آڑ ہی سے اس کو ڈھک دیتے حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے رات کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم فرمایا۔[41]

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(سوتے وقت) برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو، چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اس لیے کہ شیطان مشک نہیں کھولتا، نہ دروازہ کھولتا ہے، نہ برتن کھولتا ہے اور تمہیں کوئی چیز ڈھانپنے کے لیے نہ ملے تو اتنا ہی کرلے کہ اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی کو برتن کے اوپر عرضاً رکھ دے (اور چراغ اس لیے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا ڈالتی ہے۔[42]

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بھرا ہوا) برتن ڈھانپنے، مشکیزہ (کا منہ) باندھنے اور (خالی برتن) الٹا رکھنے کا حکم فرمایا۔[43]

بغیر دیکھے پانی پینے کی ممانعت

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں:

میں نے آپ ﷺ کو اختناث سے منع فرماتے ہوئے سنا، اختناث مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے کو کہتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے:

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ آپ نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس، ابوہریرہ (رض) بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔[44]

حضرت ابن عباس (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مشکیزہ الٹ کر اس کے منہ سے پینے سے منع فرمایا اور جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اس کے بعد (ایک مرتبہ) رات میں ایک مرد مشکیزہ کے پاس کھڑا ہوا اور اسے الٹ کر پانی پینے لگا تو مشکیزہ میں سے ایک سانپ نکلا۔[45]

41۔ مسلم بن حجاج، بَابُ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ، 3:1593، رقم: 93(2010)۔

42۔ قزوینی، بَابُ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ، 2:1129، رقم: 3410۔

43۔ نفس مصدر، رقم: 3411۔

44۔ ترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ، 4:305، رقم: 1890۔

علامہ یحیی بن شرف نووی علیہ رحمۃ اللہ اپنی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:

> ان احادیث میں مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پینے کی جو ممانعت آئی ہے یہ بالاتفاق تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ یہ تو صرف بندے کی حفاظت کے لیے ہے کہ کہیں غفلت سے کوئی موذی چیز اس کے پیٹ میں چلی نہ جائے۔[46]

برتن میں بغیر ہاتھ دھوئے ہاتھ ڈالنے کی ممانعت

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

> جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو تین مرتبہ دھولے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ [47]

یہ نہی تنزیہی ہے لیکن یہ واضح رہے کہ نہیں تنزیہی اسی صورت میں ہو گی جب کہ ہاتھوں پر کوئی گندگی اور نجاست نہ لگی ہوئی ہو اور اگر ہاتھوں پر نجاست لگی ہوئی ہو تو نہی برائے تحریم ہو گی اور اس صورت میں پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھونا لازمی اور ضروری ہو گا۔ بخاری نے غالباً اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کتاب الغسل میں کچھ اس طرح ترجمۃ الباب قائم فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈال سکتا ہے اگر اس کے ہاتھوں پر کوئی نجاست نہ لگی ہو گرچہ وہ جنبی ہو۔ بہر حال پانی کو آلودگی سے بچانا مطلوب ہے اگرچہ ہاتھوں پر کوئی نجاست نہ لگی ہو اور آدمی اگرچہ سو کر نہ اٹھا ہو پھر بھی پہلے ہاتھوں کو دھولینا مستحب ہے۔ چنانچہ علامہ عینی لکھتے ہیں:

> "امام شافعی نے فرمایا میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے پسند کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں نہ ڈالے اور اگر وہ وضو کے پانی میں ہاتھ دھونے سے پہلے ڈالے گا تو یہ مکروہ ہے اور پانی ناپاک نہیں ہو گا بشر طیکہ اس کے ہاتھوں کے ساتھ نجاست نہ لگی ہو اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا جب کوئی رات کو بیدار ہو اور ہاتھ دھونے سے پہلے پانی میں ڈال دے تو اس پانی کا بہادینا بہتر ہے۔ اسحاق نے کہا کہ جب بھی بیدار ہو رات

45۔ قزوینی، بَابُ إِخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ، 2: 1131، رقم: 3419۔

46۔ نوووی، نفس مصدر، 13: 194۔

47۔ مسلم بن حجاج، بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكَ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا، 1: 233، رقم: 87۔

ہو یا دن ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔ ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا مطلوب ہے گرچہ وہ سو کر اٹھا ہوں اور یہ بات بغیر کسی اختلاف کے مستحب ہے۔" [48]

ان تمام دلائل سے یہ پتہ چلا کہ شریعت مطہرہ کے نزدیک پانی کو آلودگی سے بچانے کے احکامات صرف اخلاقی نوعیت کے نہیں بلکہ وجوب کے درجے میں بھی شامل ہیں اور بعض صورتوں میں ان کی حکم عدولی سخت حرام ہے۔

ندیوں اور نالوں میں کوڑا ڈالنے کا حکم

پانی کو آلودہ کرنے کی موجودہ دور میں ایک مثال گھروں کی غلاظت اور کوڑا کرکٹ وغیرہ کو ندی نالوں میں ڈالنا بھی ہے اگر پانی کا بہاؤ بہت معمولی ہو تو نجاست و گندگی کے ٹھہرنے کی وجہ سے ندّیوں کا پانی آلودہ اور خراب ہو جاتا ہے اور اسے پینے والوں پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ علامہ عینی کے نزدیک یہ پیشاب کرنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ برا ہے کہ یہ پہلے کسی برتن میں پیشاب کرنا ہے اور پھر اسے پانی میں بہادینا ہے۔[49]

مولانا ابرار حسین ایوبی ندوی لکھتے ہیں:

عامۃ الناس کے ضرر کو دیکھتے ہوئے گھروں کی غلاظت اور کوڑا کرکٹ وغیرہ کو ندی نالوں میں ڈالنا بھی مکروہ تحریمی ہونا چاہیے۔[50]

علامہ عینی کہتے ہیں:

" احناف کے مسلک کے مطابق تو ماء راکد قلیل میں غسل جنابت، غسل حیض ونفاس یہاں تک کہ غسل جمعہ اور غسل میت بھی ممنوع ہے۔" [51]

اور اگر اسباب پر غور کیا جائے تو بات واضح ہو جائے گی کہ اس کا اصل مقصد آلودگی سے بچانا ہے۔

---

[48]۔ اہل علم کے قول اس بابت مختلف ہیں بعض وجوب کے بھی قائل ہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اس کے مستحب ہونے پر متفق ہیں۔ بہر حال اختلاف سے قطع نظر یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ اس فرمان نبوی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت آلودگی کو دور کرنا بھی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: (عینی، عمدة القاري شرح صحيح البخاري،3:18-19)۔

[49]۔ عینی، نفس مصدر، 3:169۔

[50]۔ ابرار حسین، ایوبی ندوی، **آبی وسائل شریعت کی نظر میں مشمولہ آبی وسائل شرعی احکام وضوابط** (نئی دہلی: ایفا پبلی کیشنز، 2012ء)450۔

[51]۔ عینی، نفس مصدر، 3:169۔

زیر نظر تصویر میں، نہر میں کوڑا کرکٹ اور الائیشوں کو دیکھا جاسکتا ہے یہ کوئی دیہی علاقہ نہیں بلکہ ہما پیارا اور مشہور زمانہ شہر ملتان ہے۔ یہ فقط ایک مثال ہے اس طرز کی بے حسی ملک پاکستان کے ہر شہر میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ہمارا یہ اقدام آبی آلودگی میں از خود اضافے کا سبب بن رہا ہے۔

Image: Wastage is being dumped at the bank of a canal in Multan and it is being included in water.

کارخانوں اور فیکٹریوں کا پانی ندیوں میں بہانے کا حکم

موجودہ دور میں میں فیکٹریوں اور کارخانوں کا آلودہ پانی ندیوں اور نالوں میں بے دریغ بہا دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے دریا کا پانی صرف خراب ہی نہیں بلکہ بعض اوقات مہلک بھی ہو جاتا ہے ضرر کو دیکھتے ہوئے اسے بھی کم از کم مکروہ تحریمی کہنا چاہیے اس لیے کہ اسلام کا نقطہ نظر تو لوگوں کو ایذا اور ضرر سے بچانا ہے۔ لوگوں کو ضرر اور ایذا سے بچانے کے پیش نظر اس نے عمومی راستہ اور سائے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں وہاں قضائے حاجت سے منع کر دیا یعنی صرف پانی ہی میں نہیں بلکہ لوگوں کے راستہ میں بھی قضائے حاجت سے منع کر دیا اور مذکورہ مقامات پر قضائے حاجت کو لعنت کا موجب بتایا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے تو ندی نالوں کو آلودہ کرنا بھی جائز امر نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ، قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ" [52]

(دو لعنت والے کاموں سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی گذر گاہ میں یا سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرنا۔)

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ"۔

(لعنت کی تین جگہوں سے بچو: پانی کی گزر گاہوں، راستہ کے درمیان اور سایہ میں بول و براز سے۔)[53]

علامہ شمس الحق عظیم آبادی اس حدیث کی شرح میں میں لکھتے ہیں:

" یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لوگوں کے راستہ اور سایہ میں قضائے حاجت حرام ہے اس لئے کہ اس میں مسلمانوں کو ایذا پہنچانا ہے اس طور پر کہ جو بھی اس سے گزرے گا اسے گھن آئے گی۔ اور نجس بھی ہو سکتا ہے"۔[54]

حدیث اور اس کی شرح کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ جب استقذار (گھن آنا) اور تنجیس موجب حرمت ہیں تو ایسا پانی جو حقیقتاً لوگوں اور ان کے جانوروں کے لئے مہلک ہو، ندی اور نالوں میں ان کو بہادینا بدرجہ اولی ممنوع ہو گا اور مذکورہ صورت میں ممانعت وجوبی درجہ کی ہو گی۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" گزر گاہ یا سایہ دار جگہوں پر بول و براز سے ممانعت ہے کیوں کہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف ہو گی اور گزرنے والے ناپاک ہوں گے اور اس کی بدبو اور تعفن سے سب پریشان ہوں گے لہذا یہ عمل ممنوع ہے"۔[55]

52۔ ابوداود، بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا ،7:1، رقم:25۔

53۔ نفس مصدر، بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا، 7:1، رقم: 26؛ قزويني، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، 119:1، رقم:328۔

54۔ شمس الحق عظیم آبادی (م: 1329ھ)، عون المعبود شرح سنن أبي داود (بیروت: دار الكتب العلمية، س-ن)، 31:1۔

55۔ نووي، 162:3۔

ظاہر سی بات ہے کہ ان صورتوں میں صرف خارجی اور شرعی پریشانیاں ہیں تو اس سے باز رہنے کی تلقین کی گئی اور پانی کے آلودہ ہو جانے پر تو مہلک بیماریوں کے امکانات رہتے ہیں اس سے باز رہنے کی تلقین از روئے شرع بدرجہ اولیٰ ہو گی جیسا کہ احادیث کے دلالۃ النص سے ظاہر ہے۔

دوسری حدیث کی شرح میں علامہ نووی لکھتے ہیں:

> "علما کہتے ہیں کہ پانی کے قریب بول وبراز کرنا مکروہ ہے تاکہ گندگی وہاں تک نہ پہنچے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ممانعت کی ہے وہ عام ہے کہ کسی بھی گھاٹ پر گزرنے والوں کو تکلیف ہو گی وہ اس کو ناپاک اور آلودہ کر دے"۔[56]

مذکورہ تفصیل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پانی کو آلودگی سے بچانے کا حکم وجوب کا درجہ رکھتا ہے۔ ورلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق اسی فیصد بیماریوں کی جڑ غیر محفوظ پانی کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں، اس لیے شریعت میں پانی کو آلودگی سے بچانے کی تعلیم دی گئی ہے اور ایسے تمام کاموں سے روکا ہے جن سے پانی آلودہ ہوتا ہو یا اس کی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہو۔

درج ذیل تصویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کس بے دردی سے گھروں کا گندا پانی نہر میں ڈالا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ کام انفرادی نوعیت کا نہیں بلکہ اجتماعی بے حسی کا پتہ دیتا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ حکومت نے خود اس کا انتظام کیا ہے۔

---

[56]۔ نفس مصدر، 188:3۔

Image: Household wastage is being dropped into a Canal in Multan.

اس سے بھی خطرناک بات یہ ہے کہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں اس اہم ترین اور سنگین مسئلے کی جانب کسی کی توجہ ہی نہیں گئی۔ سیورج کے پانی کو صاف کرنے کے بعض اوقات منصوبے بنے بھی ہیں تو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے وہ التوا کا شکار ہیں۔ پاکستان میں صفائی کے ان پلانٹس کو اس جدول میں دیکھا جاسکتا ہے۔

Table: Wastewater treatment in the cities of Pakistan

Major Cities	**Population (millions)**	**Status and Condition of Facility**
Karachi	16.1	TP 1, 2 and 3 non-operational. Maripur being operated by semi-private arrangement.
Lahore	11.1	Sewage treatment plants proposed but not implemented. BOOT advertised but lack of interest resulted in schemes being shelved.
Faisalabad	7.9	One of the TPs is functioning but not satisfactorily.

Rawalpindi	5.4	No sewage TP yet. A plant is planned by ADB loan for second phase of Rawalpindi Urban Development scheme.
Islamabad	2.0	STP 1and 2 grossly overloaded while STP was 3 was never commissioned. French loan for STP 4 being utilized in 2005.
Quetta	2.3	No sewage treatment facility exists.
Hyderabad	2.2	There are two treatment plants. None of them is functioning.
Gujrawala	5.0	No sewage treatment facility exists.
Peshawar	4.3	Hayatabad STP non-functional. Other plants in Charsadah and Warask are being constructed.
Multan	4.7	No sewage treatment facility exists.
Sargodha	3.7	No sewage treatment facility exists.[57]

خلاصہ بحث

آبی آلودگی صاف پانی کو تباہ کرنے کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ آبی آلودگی کی وجہ سے تمام جانداروں کی حیات کو سنگین خطرات لاحق ہیں، مزید بر آں یہ انسانی صحت کے لیے بھی شدید مسائل پیدا کرنے کا باعث ہے۔ آبی آلودگی دور حاضر کے چند بڑے خطرات میں سے ایک ہے۔ اسلام نے آبی آلودگی کو روکنے کے لیے جدید سائنسی تعلیمات کے مقابلے میں کہیں زیادہ جامع اور اکمل ہدایات دی ہیں۔ ان ہدایات کی ترویج و اشاعت کی بدولت نہ صرف آبی آلودگی میں کمی لائی جا سکتی ہے بلکہ پانی کے بحران کے مسئلے کو بھی کم کیا جا سکتا ہے۔ پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے شریعت کے بعض احکام اخلاقی نوعیت کے ہیں البتہ بعض حالات میں انہیں وجوب کا درجہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

57 - Pakistan's Water Economy Running Dry,55-

سفارشات

1. آبی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اسلامی تعلیمات کی ترویج واشاعت کی جائے اور ان پر عمل کا ذہن بنانے کے لیے اسلامی اسکالرز وخطبا اور علما و مشائخ فعال کردار ادا کریں۔
2. آبی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اسلامی تعلیمات کو اسکولز، کالجز، یونیورسٹیوں اور مدارس کے نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
3. آبی آلودگی کے بارے میں تحقیقی مقالہ جات لکھے جائیں اور کانفرنسز و سمینارز کا انعقاد کیا جائے تاکہ اس کی بدولت آبی آلودگی کے عوارض کو واضح کیا جاسکے۔
4. ابی آلودگی سے بچنے کا اہتمام گھریلو لیول پر کیا جائے۔
5. پانی کے برتن اور ٹینک وغیرہ کو کھلا مت چھوڑیں تاکہ کوئی وبا یا زہریلا جاندار اس کو آلودہ نہ کردے۔
6. ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے اس کو آلودہ نہ کیا جائے۔ اسی طرح اس میں گندگی اور کچرا وغیرہ بھی دالنے سے اجتناب کیا جائے۔
7. جاری پانی میں بھی پیشاب کرنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح ہر قسم کی نجاستیں اور کدورتیں اس میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔
8. نہر، تالاب یا دریا کے کناروں بلکہ ان کے کے آس پاس بھی پیشاب یا پاخانہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اسی طرح ان مقامات پر ہر قسم کی گندگی اور نجاست پھینکنے سے بھی اجتناب۔
9. سایہ دار درختوں کے نیچے گرمی میں انسان یا حیوان آرام کرتے ہیں دھوپ سے بچتے ہیں۔ مسافر بھی ستا لیتے ہیں اگر پھل دار خت ہو تو پھل زمین پر گرنے سے ناپاک ہو سکتا ہے۔ ان اسباب کی بنا پر ان مقامات پر قضائے حاجت سے اجتناب کیا جائے کہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور ادب و تہذیب کے بھی خلاف ہے۔
10. غسل خانے میں پیشاب کرنے سے پرہیز کیجئے بالخصوص جب غسل خانے کی زمین سخت یا پکے فرش کی ہو۔
11. سوراخ والے بل کے اندر پیشاب کرنے سے پرہیز کیجئے کیوں کہ وہ اللہ تعالی کی مخلوق کا مسکن ہے اور کسی مکین کے مکان کو آلودہ کرنے کا کسی بھی کوئی حق حاصل نہیں ہے اسی لئے شریعت نے منع کیا ہے۔
12. ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کی حالت میں غسل نہ کریں ورنہ پورا پانی ناپاک ہو جائے گا۔

13. اگر کتا کسی پانی کے برتن میں منہ ڈال دے تو پانی ناپاک ہو جائے گا اس کو پھینک دیا جائے اور برتن کو سات مرتبہ دھو کر پاک کر لیا جائے پہلے مٹی سے برتن کو خوب اچھی طرح مانجھ لیا جائے۔
14. مسجدوں کے مستعمل پانی کو بھی استعمال میں لانا چاہیے نہ کہ انہیں گندے پانی میں بہا دیا جائے حکومت کو چاہیئے کہ اس طرف توجہ دے اور ضروری اقدامات کرے۔
15. اہل مساجد از خود بھی ٹینک نما سٹور بنا کر اور استعمال شدہ پانی سٹور کر کے علاقے کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔

Bibliography

1. *Al- Qur'ān*
2. *Abu 'Abdullah Muḥammad b. Aḥmad b. abi Bakr al Qurtabī, Al-Jāmi' al-Aḥkām al-Qurān (Cairo: Dār al- Kutub al-miṣrīya, 1384 A.H.)*
3. *Abū al Barkāt 'Abdullah b. Aḥmad al-Nasfī, Madārak al-Tanzīl wa Haqāiq al-Tāvīl (Beirūt: Dār al kalam al Tayyab, 1419 A.H.)*
4. *Abū al Ḥasan 'Alī b. Khalf b. Ibn Battāl, Sharh Ṣaḥīḥ Bukhārī li ibn Battāl (Riyadh: Maktaba al-Rushd, 1423 A.H.)*
5. *Abū Dāwūd, Sulaimān b. Ash'ath. Sunan Abū Dāwūd. (Beirūt: Al-Maktaba al Asriah, N.D)*
6. *Abū Zakarīya Yaḥyā b. Sharf Nawawī, Al-Minhāj Sharh Ṣaḥiḥ Muslim (Beirūt: Dār Iḥyā al-turath al-'arbī 1392 A.H.)*
7. *Aḥmad b. Ali b. Muḥammad b. Aḥmad Ibn Ḥajr 'Asqalānī, Fatḥ al Bārī (Beirūt: Dār al Fikr, N.D.)*
8. *Al-Suyūṭī, Abdur Raḥmān Abī Bakr. Al-Durar al Manthor, (Beirūt: Dār al Fikr, N.D.)*
9. *Badar al Dīn Abū Muḥammad Maḥmūd b. Aḥmad al 'Aynī, 'Umdatul Qārī Sharh Ṣaḥīḥ Bukhārī, (Beirūt: Dār Iḥyā al-turath al-'arbī, N.D.)*
10. *Bukhārī, Muḥammad b. Ismā'īl. Ṣaḥīḥ Bukhārī, (Beirūt: Dar Tūq-al-Najāt, 1422 A.H.)*
11. *Dr. Mark Browne, Accumulations of Microplastic on shorelines worldwide: sources and sinks, Environmental Science & Technology, Vol. 45 Issue.21, 2011.*
12. *Ibn Mājah, Muḥammad b. Yazīd. Sunan Ibn Mājah. (Egypt: Dār al-Risāla al-'Ālmīa, 2009)*
13. *Islamic Fiqh Academy, Ābī Wasāil Shar'ī Aḥkām wa Masāil, (Dehli: Aifā Publications, N.D.)*
14. *John Briscoe et al., Pakistan's Water Economy Running Dry, (U.K. Oxford University Press, 2005)*
15. *Muslim b. Hujāj, Ṣaḥiḥ Muslim (Beirūt: Dār al jīl, 1334 A.H.)*
16. *N. Seshagiri, Pollution, (Delhi: National Book Trust, 2006)*
17. *Personal Footage on 08-08-2020*
18. *Qāzī Thānāullah Pānīpatī, Al-Tafsīr al-Maẓharī (Pakistan: Maktaba al Rushdīyah, 1412 A.H.)*

19. *Saeedi, Ghulām Rasool, N'emat al-Bārī, (Lahore: Fareed Book Stall Urdu Bazar, 2013)*
20. *Shah Walīullah Aḥmad b. 'Abdul Rahīm Dehlvī, Ḥujatullah al-Bāligha (Beirūt: Dār al jīl, 1426 A.H.)*
21. *Shams al Ḥaq 'Azīm Ābādī, 'Aun al M'abūd Sharh Sunan Abū Dāwūd (Beirūt: Dār al kutub al 'ilmīyah, N.D.)*
22. The New Book of Popular Science (Grolier International Inc.1987)
23. The World Book Encyclopedia" (Chicago: World Book, Inc. n.d.)
24. Tirmidhi, Muḥammad b. 'Isa. *Sunan al-Tirmidhi, (*Egypt: *Shirkat Maktaba wa Matba'tu Mustafā al Bābī al Ḥalbī*, 1395 A.H.)
25. https://www.britannica.com/science/water-pollution
26. https://www.nrdc.org/stories/water-pollution-everything-you-need-know
    https://en.wikipedia.org/wiki/Water_pollution
27. https://www.water-pollution.org.uk/types/
28. https://www.water-pollution.org.uk/types/
29. https://www.envirotech-online.com/news/water-wastewater/9/breaking-news/what-are-the-different-types-of-water-pollution/51055
30. https://eschooltoday.com/pollution/water-pollution/types-of-water-pollution.html
31. https://www.nrdc.org/stories/water-pollution-everything-you-need-know